۱۴

حکیم اجمل خان

دہلی میں ایک بڑے نامی حکیم تھے۔ ہندو، مسلمان سب اُن کی عزّت کرتے تھے۔اُن کا نام اجمل خان تھا۔

حکیم صاحب ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوئے تھے اور ۵۹ سال کی عمر میں اچانک دِل کی حرکت بند ہو جانے سے ۱۹۲۷ء میں اِس دنیا سے اُٹھ گئے۔ اگر آپ کو حکیم صاحب کا تھوڑا سا بھی حال بتایا جائے تو پوری کتاب بن جائے گی اس لیے ان کے بارے میں صرف دو چار باتیں آپ کو بتاتے ہیں۔

ایک زمانہ تک لوگ حکیم صاحب کو صرف ایک اچھا حکیم مانتے تھے۔ اُن کے مقابلے کا ہندوستان میں کوئی حکیم نہ تھا۔ نوابوں، راجاؤں سے ماہانہ ہزاروں کی رقمیں بندھی ہوئی تھیں۔ان کے دہلی سے باہر جانے کی روزانہ ایک ہزار روپے فیس مقرّر تھی۔ آپ سمجھتے ہوں گے کہ اتنا بڑا طبیب صرف امیروں ہی کا علاج کرتا ہوگا۔غریبوں کو اُس سے کیا فائدہ پہنچتا ہوگا؟ لیکن ایسی بات نہیں ہے۔حکیم صاحب جو کچھ کماتے اپنے عزیزوں اور غریبوں کی مدد اور قومی کاموں میں خرچ کر دیتے۔ دہلی میں یا اس کے آس پاس کسی غریب کے گھر جاتے تو علاج کا ایک پیسہ نہ لیتے۔اسی وجہ سے وہ بڑا طبیب جو راجاؤں اور نوابوں کے محلوں میں ہزاروں پر جاتا، اکثر ٹوٹی پھوٹی جھونپڑیوں میں بھی خدمت کرتا نظر آتا تھا۔اس کے پاس سے بے شمار غریبوں کو دوائیں مفت ملتی تھیں۔

جاڑا، گرمی، برسات ہر موسم میں صبح ٹھیک چھے بجے حکیم صاحب گھر سے نکل آتے اور بہت سے مریضوں کو دیکھتے۔کبھی کبھی ان کی غیر ضروری باتیں بھی سنتے مگر پیشانی پر بل نہ لاتے۔ اُن کے اس عام دربار میں چھوٹے بڑے کا فرق نہ تھا۔امیر ہو کہ غریب، سب کو باری باری دیکھتے۔

حکیم صاحب بڑی سوجھ بوجھ والے آدمی تھے۔انھوں نے ملک کی سیاست میں بھی عملی حصّہ لیا۔وہ شروع ہی سے چوٹی کے لیڈروں میں گنے جانے لگے تھے۔ سیاسی کاموں کے ساتھ حکیم صاحب سماجی کاموں میں بھی خوب حصّہ لیتے تھے۔عورتوں کی تعلیم کے وہ بڑے حامی تھے۔ وہ ہمیشہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتّحاد اور اتّفاق کے لیے کوشش کرتے

رہے۔ ۱۹۱۹ء میں 'جلیاں والا باغ' کے مقام پر انگریزوں نے بہت سے ہندوستانیوں کو قتل کر دیا تھا۔ حکیم اجمل خان نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے اس قتلِ عام کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ حکیم صاحب آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر تھے۔ انھیں انڈین نیشنل کانگریس کا بھی صدر بنایا گیا تھا۔ وہ سوچ سمجھ کر سیاست کے میدان میں آئے تھے۔ اس لیے اُنھوں نے بڑی بے جگری سے کام کیا اور آخر دم تک ملک کو آزاد کرانے کے لیے سیاست کے میدان میں جمے رہے۔

حکیم صاحب لوگوں کی خدمت ہی کو سب سے بڑا کام سمجھتے تھے اور خدمت کے موقع کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ ایک مرتبہ دہلی میں کوئی وبائی مرض پھیلا۔ اس مرض میں خاندان کے خاندان صاف ہو گئے۔ گھر گھر ماتم تھا۔ کوئی کسی کی خبر لینے والا نہ تھا۔ دہلی پر ایسی آفت آئی کہ اچھے اچھوں کے اوسان خطا ہو گئے۔ ایسے نازک وقت میں بھی حکیم صاحب لاریوں میں دوائیاں بانٹتے پھرتے تھے۔ اُن کو اپنی جان کی کچھ پروا نہ تھی۔

انھوں نے دہلی کا یونانی اور آیورویدک طبّی کالج قائم کیا اور اسے خوب ترقی دی۔ اس کالج کو اپنا دواخانہ بھی دے ڈالا، جس کا سالانہ منافع لاکھوں روپے تھا۔ مسلمانوں کی جدید تعلیم کے لیے علی گڑھ میں جامعہ ملّیہ اسلامیہ کی بنیاد ڈالی گئی۔ بعد میں یہ ادارہ دہلی منتقل کر دیا گیا۔ حکیم صاحب اس کے پہلے وائس چیئرمین مقرّر کیے گئے۔ آخری زمانے میں وہ اپنا زیادہ وقت جامعہ ملّیہ کے کاموں میں لگاتے تھے۔ اس سے اُن کو بہت سی اُمیدیں تھیں۔ آگے چل کر ان کی اُمیدیں پوری ہوئیں اور آج جامعہ ملّیہ اسلامیہ مسلمانوں کا ایک بڑا ادارہ بن گیا ہے۔

ایسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ آج حکیم صاحب نہیں ہیں لیکن ان کی یاد لوگوں کے دلوں میں زندہ ہے۔

(ادارہ)

نامی – مشہور

دنیا سے اُٹھ جانا – انتقال ہو جانا

طبیب – حکیم

عزیز – دوست

محلوں میں ہزاروں پر جانا – امیروں کے علاج پر ہزاروں روپے لینا

وبائی مرض – ایسی بیماری جو ایک ساتھ بہت سے لوگوں کو ہو جاتی ہے

آفت – مصیبت

اوسان خطا ہونا – گھبرا جانا

پیشانی پر بل نہ لانا – برا نہ ماننا

مشق

❁ **ایک جملے میں جواب لکھیے :**

۱۔ اجمل خان کس وجہ سے مشہور تھے؟

۲۔ حکیم اجمل خان راجاؤں اور نوابوں سے کتنی فیس لیتے تھے؟

۳۔ حکیم صاحب جو کچھ کماتے وہ کہاں خرچ کرتے تھے؟

۴۔ حکیم صاحب اپنا زیادہ وقت کن کاموں میں لگاتے تھے؟

❁ **سبق کی مدد سے خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے :**

۱۔ دہلی میں ایک بڑے .... حکیم تھے۔

۲۔ انھوں نے ملک کی سیاست میں بھی .... حصّہ لیا۔

۳۔ عورتوں کی تعلیم کے وہ بڑے .... تھے۔

۴۔ ایک مرتبہ دہلی میں کوئی .... مرض پھیلا۔

سرگرمی : حکیم اجمل خان کی خوبیاں پانچ چھے جملوں میں لکھیے۔

غور کیجیے : حکیم اجمل خان امیروں سے زیادہ فیس کیوں لیتے تھے اور غریبوں کا علاج مفت کیوں کرتے تھے؟

آ یئے زبان سیکھیں!

متعلقِ فعل :

جن لفظوں سے فعل یعنی کام کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے انھیں **'متعلقِ فعل'** کہتے ہیں۔

مثلاً حکیم صاحب کا تھوڑا سا حال بھی سنو۔

انھوں نے بڑی بے جگری سے کام کیا۔

بارش شدت سے ہو رہی تھی۔

خط کشیدہ الفاظ ''تھوڑا سا، بے جگری سے، شدت سے'' **متعلقِ فعل** کہلاتے ہیں جن سے سننے، کام لینے اور ہونے جیسے کاموں کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے۔

❖ **مندرجہ ذیل جملوں میں متعلقِ فعل تلاش کیجیے:**

۱۔ سردار نے ان کی باتیں غور سے سنیں۔

۲۔ وہ دونوں درخت کے سایے میں آرام سے بیٹھ گئے۔

۳۔ دونوں دوست پیدل ہی چل پڑے۔

۴۔ بچّے تیز دوڑ رہے ہیں۔